سادگی، عثمانؓ کی حیا داری، خالد کی جرأت، لقمان کی حکمت، ارسطو کی دانش، حاتم کی سخاوت، سکندر کا دبدبہ، غزالی کا علم و فضل اور فلسفۂ حکمت، امام بخاری کا تقویٰ، ابن حجر عسقلانی کی ذہانت و خطابت، ابن تیمیہ کا علم و تبحر، امام رازی کی عقدہ کشائی، شاہ ولی اللہ کا فہم و ادراک، شاہ اسماعیل شہید کا جلال جھلکتا نظر آتا ہے۔

اس وقت میں ایسے مقام پر بیٹھ کر یہ سطور لکھ رہا ہوں جہاں میرے پاس ایسی کوئی کتاب نہیں جس سے بخاری کا نمونہ تقریر پیش کر سکوں۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی نصف سے زائد عمر ریل و جیل میں کٹی۔ یہ انہیں کا اعجاز تھا کہ اپنے پرائے سبھی کو ساری زندگی گلے لگائے رکھا اور دینی پرچم تلے سنی، بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، تمام ہی کو اکٹھا کر دکھایا۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طنیت را

اب تک دل و جاں اُس کی محبّت سے ہیں سرشار

اک مرد خود آگاہ و خدا بین و خدا مست
اس عہد میں میراثِ نبوت کا سزاوار
اسلام کی پاکیزہ روایات کا حامل
ناموسِ رسالت کا نگہبان و نگہدار
خمِ خانۂ توحید کا اک رندِ بلانوش
مے خانۂ سنت کا سدا مست قدح خوار
بت خانۂ بدعت کے لئے ضرب براہیم
اسلام کی تائید میں اللہ کی تلوار
حق گوئی و بے باکی میں شہباز خطابت
غیور و جری مردِ خدا پیکر ایثار
لیلائے خطابت کے سنورتے گئے گیسو
منبر پہ ہوا جب بھی وہ آمادۂ گفتار
محفل میں وہ بیٹھا ہو تو جھونکا تھا صباء کا
منبر پہ کھڑا ہو تو تھا تلوار کی جھنکار
نس نس میں سمایا ہے ریاض اس طرح وہ شخص
اب تک دل و جاں اس کی محبت سے ہیں سرشار

ریاض رحمانی